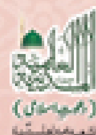


اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب (حصہ 6)

اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟

(اور دیگر 10 مدنی بہاریں)



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت اُبَیِ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں) **عرض کی کہ میں** (سارے وِرد، وظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُودخوانی میں صرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی صفة أوانی الحوض، ۲۰۷/۴، حدیث: ۲۴۶۵)

﴿1﴾ اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟

ڈیرہ غازی خان (صوبہ پنجاب، پاکستان) کی اسلامی بہن کا بیان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کچھ یوں ہے۔ مدنی ماحول میں آنے سے پہلے بدعملی و بداخلاقی کے وبال میں گرفتار تھی، بے پردگی کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا اور مخلوط تفریح گاہوں کا رُخ کرنا میری عادت میں شامل ہو چکا تھا، گانوں کی اس قدر رسیا تھی کہ بے شمار گانے مجھے زبانی یاد تھے، ستم بالائے ستم یہ کہ غیر مردوں سے بے تکلف ہونا، بے پردہ ان کے سامنے آنا جانا حتی کہ ان سے

ہاتھ ملانا میرے نزدیک کوئی معیوب نہ تھا، بے حیا اداکاراؤں کے بے ہودہ عادات واطوار دیکھ کر مجھ پر فلموں ڈراموں میں کام کرنے کا بھوت سوار ہوگیا تھا۔ اسکول میں ہونے والے ورائٹی شو میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی، اپنی اداکاری کا مُظاہرہ کرتی اور لوگوں کی داد پاکر بے حد خوش ہوتی جس سے مزید اداکاری کا جنون بڑھتا۔ اسی بُرے شوق کے سبب میں ہر وقت ہی بڑی اداکارہ بننے کے سپنے دیکھنے لگی، ان ہی کی طرح بنتی سَنورتی اور ان کے بے ہودہ انداز اپنانے کی کوشش کرتی۔

زندگی کی گاڑی بڑی تیزی کے ساتھ سے اپنی منزل (یعنی قبر) کی طرف رواں دواں تھی مگر میں انمول سانسوں کی قدر ومنزلت سے نابلد دنیائے فانی کی محبت میں مستغرق تھی۔ مجھے یہ احساس تک نہ تھا کہ میرا اندازِ زندگی میری آخرت کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا۔ زندگی کے لیل ونہار اسی انداز پر گزرتے جارہے تھے کہ اسی دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر کرم فرمایا اور میرا اداکارہ بننے کا خمار مجھ سے زائل فرمایا۔

راہِ ہدایت ملنے اور شیطان کے شکنجے سے آزاد ہونے کی صورت کچھ یوں بنی ایک مرتبہ ہمارے گھر پر گیارھویں شریف کا انعقاد کیا گیا اور شہنشاہِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایصالِ ثواب کے لیے محفلِ نعت کا اہتمام کیا گیا، جس میں نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار ایک مُبَلِّغہ دعوتِ اسلامی بھی شریک ہوئیں۔ انہوں نے مجھ سے ملاقات کی، وہ بڑی مِلنساری اور خوش

اخلاق سے پیش آئیں، دورانِ گفتگو انہوں نے علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع کے حوالے سے مجھے آگاہ کیا اور بذریعہ انفرادی کوشش مجھے اس میں شرکت کرنے کا ذہن دیا، یہ ایک حقیقت ہے کہ باعمل اور سنّتوں کے پیکر مسلمان کی بات دِل پر اثر کرتی ہے چنانچہ میرے دِل پر بھی ان کی نیکی کی دعوت کا اثر ہوا اور اس طرح میرا دِل شرکت کرنے پر آمادہ ہوگیا۔

پھر جب ہفتہ وار اجتماع کا دِن آیا تو مجھے یاد نہ رہا اور میں بے خبری کے عالم میں سوئی ہوئی تھی کہ اچانک مجھے کسی نے بیدار کیا، دیکھا تو وہ والدہ صاحبہ تھیں، انہوں نے مجھے یاد دلایا کہ آج تو مجھے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنی تھی، یہ سنتے ہی میں فوراً کھڑی ہوگئی اور علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئی۔

جب میں اجتماع گاہ پہنچی اور وہاں کثیر اسلامی بہنوں کو مدَنی برقعوں میں دیکھا تو مجھے بہت اچھا لگا۔ اصلاحی بیان جاری تھا، سبھی اسلامی بہنیں بڑے انہماک کے ساتھ اُسے سن رہی تھیں، میں بھی ایک مناسب جگہ پر بیٹھ گئی اور اصلاح کے مدَنی پھول چننے میں مشغول ہوگئی۔ بیان میں نیک اعمال کی قدر و منزلت، فکرِ آخرت کی اہمیت اور رِضائے اِلٰہی والے کاموں کی افادیت کو واضح کیا گیا جسے سُن کر میرا دِل سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ افسوس میں نے اب تک اپنی

زندگی کی قیمتی سانسیں گناہوں کی نذر کی ہیں، میری عمر کا ایک حصہ گزر چکا ہے اور اب نجانے کتنا عرصۂ حیات باقی ہے، ہر آنے والا دن مجھے اندھیری قبر کے خوفناک گڑھے کی طرف دھکیل رہا ہے، اگر میں فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے، نامحرموں سے بے تکلف ہونے اور فلمی اداکاراؤں کی بے ہودہ نقل وحرکت اتارنے کے گناہوں کے انبار کے ساتھ تنگ وتاریک قبر میں اتار دی گئی تو میرا کیا بنے گا؟ اگر نمازیں قضا کرنے کے سبب میری قبر میں آگ بھڑک اٹھی تو میں کس سے فریادی ہوں گی؟ کس طرف راہِ فرار اختیار کروں گی؟، ان خیالات کے آتے ہی بے ساختہ میری آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ پھر جب اختتامی دُعا شروع ہوئی تو اسلامی بہنوں کی گریہ وزاری واشک باری نے مجھ پر بھی اثر کیا، دورانِ دُعا میں نے اپنی بداعمالیوں سے توبہ کی اور نیکیوں بھری زندگی گزارنے کی نیت کی۔ دُعا کے بعد دُرُود وسلام پڑھا گیا جس سے میرے دِل کو مزید سکون ملا۔ آخر میں تمام اسلامی بہنیں آپس میں ملاقات کرنے لگیں، یہ منظر دیکھ کر بہت اچھا لگا، میں نے چاہا کہ میں بھی آگے بڑھ کر کسی اسلامی بہن سے ملاقات کروں مگر اس خیال نے میرے قدم روک دیے کہ کہاں میں گنہگار، فیشن پرستی کی شکار اور کہاں یہ سنّتوں کی آئینہ دار، میں کیسے ان سے سلام کروں، ابھی میں انہی خیالوں میں گم تھی کہ اسی دوران وہ خیرخواہ اسلامی بہن جن کی دعوت پر مجھے اجتماع میں آنے کی

سعادت ملی تھی، میرے قریب آئیں، انہوں نے مجھ سے ملاقات کی اور پابندی سے اجتماع میں شرکت کرتے رہنے کی ترغیب دلائی۔ میں نے ان کی اس نیکی کی دعوت کا خیر مَقدم کیا اور یوں اجتماع کی شرکت کو اپنا معمول بنالیا۔ **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مدنی ماحول میں گزارے ہوئے چندلمحات میری زندگی کا حاصل ثابت ہوئے۔ جس وقت اجتماع میں گئی تھی کسی قسم کے پردے کا اہتمام نہ تھا، آدھے بازو والی قمیص پہنے ہوئی تھی مگر جب واپس آئی تو میں نے اپنے بازوؤں کو اپنے دوپٹے میں چھپالیا تاکہ کسی نامحرم کی ان پر نظر نہ پڑے، نظریں جھکائے گھر پہنچی اور پھر نمازوں کی پابندی شروع کردی، رات کی خاموشی میں اُٹھ کر میں نے رورو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور یہ پختہ ارادہ کرلیا کہ اب گانے باجے نہیں سنوں گی، فلمیں ڈرامیں نہیں دیکھوں گی اور کوئی ایسا کام نہیں کرونگی جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا سبب بنے چنانچہ اپنے عزم پر استقامت پانے کے لیے میں مدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئی، اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے جانے لگی، مدنی بُرقع پہننے لگی اور باپردہ رہنے لگی۔ میری زندگی میں آنے والی یہ مدَنی بہار سب ہی کے لیے حیرانگی کا باعث بن گئی، جن کا خیال تھا کہ یہ مدنی بُرقع نہیں پہن سکتی جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے مجھے باپردہ دیکھا تو وہ بھی حیران رہ گئے۔ مدَنی

ماحول نے مجھے یادِ مدینہ میں تڑپنے والا دِل عطا کر دیا، پہلے ہر وقت گانے سننے اور گنگنانے کی دُھن سوار رہتی تھی مگر اب گانوں باجوں سے ایسی نفرت ہوگئی ہے کہ راہ چلتے ہوئے کسی سمت سے گانوں کی آواز آتی ہے تو میں کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیتی ہوں تاکہ یہ منحوس آواز مجھے سنائی نہ دے۔ پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا مجھ پر مدَنی رنگ چڑھتا گیا اور دِل نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار ہوتا گیا۔ اسی مقدّس جذبے کے تحت میں علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مشغول ہوگئی، میری مدَنی کاموں میں دلچسپی دیکھتے ہوئے ذمہ دار اسلامی بہنوں نے مجھے بھی تنظیمی ذمہ دار بنا دیا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں ڈویژن سطح کی ذمہ دار کی حیثیت سے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مشغول ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے اور اسی پر مرنا نصیب فرمائے۔ اٰمین

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ عبادت کا ذوق مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ کورنگی میں مقیم ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے۔ بدقسمتی سے نمازوں میں سُستی کا شکار تھی اور اچھے ماحول سے محرومی کے سبب بداخلاقی کی آفت میں بھی گرفتار تھی۔ میری نیکیوں سے خالی اور

سنّتوں سے عاری زندگی میں مدَنی بہار کچھ یوں آئی کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بہنیں رہتی تھیں، جو علاقے کی خواتین پر انفرادی کوشش کرتیں تھیں اور انہیں مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر قبر وآخرت سنوارنے کا مدنی ذہن دیتی تھیں۔ ایک روز وہ میرے پاس تشریف لائیں اور مجھے نیکی کی دعوت دینے لگیں اور انفرادی کوشش کے ذریعے آخرت کی تیاری کا ذہن بنانے لگیں۔ ان کی تمام باتیں ہدایت پر مبنی تھیں جو ایک مسلمان کی نجات کے لئے بے حد ضروری ہیں چنانچہ میں نے ان کی اس دعوتِ فکر پر لبّیک کہا اور ان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدَنی کارواں میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا، یوں علم و عمل سے مزّین مدنی ماحول سے وابستہ ہونا مجھے نصیب ہو گیا۔

مدَنی ماحول سے وابستہ باحیا اسلامی بہنوں کی رفاقت کیا ملی میرے کردار وگفتار میں مُثبَت تبدیلیاں آنے لگیں، دل میں عمل کا جذبہ موجزن ہوگیا، مزید علمِ دین کے فضائل سنے تو درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا ذہن بن گیا، چنانچہ میں نے والدین سے اجازت لی اور بہارِ بغدار میں قائم دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعۃُ المدینہ للبنات میں داخلہ لے لیا اور محنت ولگن سے علمِ دین حاصل کرنا شروع کردیا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا میری عملی حالت بہتر سے بہتر ہوتی گئی، مدَنی ماحول میں آنے سے قبل بداخلاقی کرنا میرا شیوہ تھا مگر

اب ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے پیش آتی ہوں اور نمازیں بھی پابندی کے ساتھ ادا کرتی ہوں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے سجدوں کی حلاوت پانے لگی اور نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنے کی توفیق ملی، فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل پڑھنا بھی میرا معمول بن گیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں استقامت اور نیک اعمال پر مُداومت نصیب فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: دیکھا آپ نے کہ مذکورہ اسلامی بہن کو مدنی ماحول کی کیسی برکتیں ملیں، نہ صرف پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کی انہیں توفیق ملی بلکہ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنا بھی اُن کے مُقدّر کا حصہ بنی۔ حقیقی معنوں میں وہی نماز مومن کی معراج ہے جو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی جائے، نماز کے تمام ظاہری و باطنی احکامات کو ملحوظِ خاطر رکھ کر پڑھی جائے اور جس طرح نماز پڑھنے کا حکم ہے اس طرح اس کو بجالانے کی کوشش کی جائے، اس سلسلے میں درج ذیل باتیں بہت ہی کارآمد ہیں۔ نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کرے اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز پڑھے، وَسوسوں سے بچنے کی کوشش کرے، ظاہری وباطنی طور پر توجہ سے نماز پڑھے، اعضاء پُرسکون رکھے،، تلاوت میں غور وفکر کرے، ڈرتے ہوئے اور خوف زدہ ہو کر تکبیر کہے، خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع وسجود کرے، تعظیم وتوقیر کے ساتھ تسبیح

پڑھے۔رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی اُمید رکھتے ہوئے سلام پھیرے اور رِضائے الٰہی طلب کرنے کی کوشش کرے۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی پسند کی نماز پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔(آمین)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) ہفتہ وار اجتماع کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کچھ اس طرح تحریر کرتی ہیں کہ میری طبیعت ناساز رہتی تھی، کافی علاج کرواچکی تھی مگر کوئی خاطرخواہ فائدہ نہ ہو رہا تھا، دن بدن صحبت کا خراب ہونا اور دوائیوں کا اثر نہ کرنا مزید گھر والوں کے لیے باعثِ تشویش تھا، الغرض میرا مرض طُول پکڑتا گیا اور بالآخر یہ پوشیدہ مرض کینسر کی صورت میں ظاہر ہوا، ڈاکٹروں کے اس انکشاف پر میرا سارا چین رُخصت ہوگیا، دل ودماغ پر پریشانی غلبہ ہوگیا۔ میں اپنے مرض کے بارے میں سوچ کر گھلتی رہتی اور اس خطرناک بیماری کے ہولناک نتائج سے خوف زدہ رہتی۔ گھر والو اور اپنے بچوں کا خیال مجھے مزید افسردہ کردیتا۔اس موذی مرض نے مجھے بالکل لاغر کردیا اور غصہ اور چڑچڑاپن میری فِطْرت میں شامل کردیا تھا۔میرے بچّوں کے ابو جو پہلے ہی مالی حالات کی کمزوری کی وجہ سے پریشان تھے، میری

بیماری کے سبب اب مزید پریشان رہنے لگے تھے، جب امید کے سارے دروازے مجھ پر بند ہوگئے تو میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر بھروسہ کیا اور ایک روز ہمت کر کے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں چلی گئی، وہاں سنّتوں بھرا بیان سنا اور اختتامِ اجتماع میں ہونے والی دِل سوز دعا میں شریک ہوئی، دورانِ دُعا میں نے خوب گڑگڑا کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے مرض سے شفایابی اور رزق میں برکت کی دعائیں مانگیں۔ ہفتہ وار اجتماع میں مانگی گئیں ان دعاؤں کا اثر کچھ یوں ظاہر ہوا کہ جب میں نے دوبارہ چیک اپ کرایا تو ڈاکٹر نے بتایا کہ مجھے اب کینسر کا مرض نہیں ہے، یہ فرحت بخش خبر سن کر ہماری خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا، یوں میرے مرض کا مداوا ہوگیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار اجتماع کی برکت سے نہ صرف میرا یہ جان لیوا مرض کافور ہوگیا بلکہ میرے بچوں کے ابو کو مناسب روزگار بھی مل گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی بیماری و پریشانی پیش آئے تو ہمیں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرنی چاہیے مگر اجتماعی دُعا کی اپنی برکتیں ہیں جیسا کہ آپ نے مذکورہ مدنی بہار میں ملاحظہ فرمایا کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں ہونے والی اجتماعی دُعا کی برکت سے مذکورہ اسلامی بہن کو کینسر کے خطرناک مرض سے شفا مل گئی۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا

خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والدِ محترم مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی کتاب ''اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاء'' کی شرح ''ذَیْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء'' میں ارشاد فرماتے ہیں: علماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں ان میں ایک ولی اللہ (اللہ کا ولی) ضرور ہوگا۔ (فضائلِ دعا، ص123) اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں سینکڑوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں، نجانے ان میں کون اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی ہو اور اس کی امین پر ہمارا بیڑا پار ہو جائے، آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنی بیماریوں اور پریشانیوں کے حل کے لئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے کی نیّت کر لیجیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اولاد کی نعمت مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے سولجر بازار کی مقیم ایک اسلامی بہن کا بیان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ کچھ اس طرح ہے، میری شادی کو تقریباً چار سال کا عرصہ بیت چکا تھا مگر میرا آنگن اولاد نہ ہونے کے باعث سونا سونا تھا، حصولِ اولاد کے لیے مُتَعَدّد علاج کروائے مگر کہیں سے کوئی امید دکھائی نہ دی۔ جب کبھی چھوٹے بچوں کو دیکھتی تو میرا دِل تڑپ اٹھتا اور میری حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا۔

میرے شوہر مجھے حوصلہ دیتے اور میرا ذہن بناتے کہ اگر قسمت میں اولاد کی نعمت ہے تو ضرور ملے گی، پریشان ہونے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، ان باتوں سے مجھے ڈھارس ملتی مگر یہ وقتی ثابت ہوتی۔

اولاد کے حصول کی فکر میں زندگی کے شب و روز کٹ رہے تھے کہ بالآخر ہم پر کرم ہوگیا اور ہمارا ویران گلشن اولاد کے خوشنما پھولوں سے مہک اُٹھا، سبب کچھ یوں بنا کہ گھر میں مدنی چینل دیکھنے کا سلسلہ تھا، اس پر نشر ہونے والے اصلاحی بیانات اور مدنی مذاکروں سے کافی کچھ سیکھنے کو ملتا، عمل کا ذہن بنتا اور احکامِ اسلام کی پیروی میں پنہاں فوائد کا بھی علم ہوتا۔ ایک مرتبہ مدَنی چینل پر دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کی برکتوں کا بیان کیا جارہا تھا، جسے سن کر مجھے اپنے مسئلے کا خیال آیا اور ذہن بنا کہ کیوں نہ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی جائے، کیا بعید میری مراد بر آئے اور میری خالی جھولی بھر جائے۔ چنانچہ اولاد کے حصول کے لیے میں نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کی نیّت کرلی اور 12 اجتماعات کی بلاناغہ شرکت کی ٹھان لی، یوں میری اجتماع میں حاضری کی ترکیب بننے لگی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتوں کا بہت جلد ظہور ہوا اور صرف تین اجتماعات میں شرکت کے بعد ہی میرے ہاں امید کی کرن پھوٹ گئی اور میں امید

سے ہوگئی، یہ دیکھ کر میرے دِل میں دعوتِ اسلامی کی محبت مزید بڑھ گئی اور نیکیوں کی طرف میری سوچ وفکر مائل ہوگئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اور اس کے تحت ہونے والے اجتماعات کو ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ والدین کی فرمانبردار بن گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیا آباد کی اسلامی بہن اپنی توبہ کے احوال کچھ یوں بیان کرتی ہیں: **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے میں مختلف قسم کے گناہوں کا شکار تھی۔ افسوس نمازیں قضا کرنا میری عادت میں شامل ہو چکا تھا مگر مجھے اس کے ہلاکت خیز انجام کا احساس تک نہ تھا۔ شاید اس کی ایک وجہ علمِ دین سے دوری تھی جس کے سبب میں نمازیں قضا کرنے کی وعیدوں سے ہی لاعلم تھی۔ مزید والدین کی نافرمان بھی تھی اور ان کے ادب واحترام کی بھی مجھے کوئی پرواہ نہ تھی، اگر والدہ کبھی کسی کام کا کہتی تو میں حکم عدولی کرتی، وہ سمجھاتیں تو میں زبان چلاتی اور یوں ان کا دِل دکھا کر میں اپنی آخرت کی بربادی کا سامان کرتی۔ میری ان بے ہودہ عادات کی وجہ سے والدہ بہت پریشان رہتی تھیں اور بعض اوقات میری ان بُری عادات کے سبب ان کی زبان پر

بددعائیں بھی جاری ہوجاتی تھیں۔

کبھی سوچا نہ تھا کہ میری زندگی کا رُخ بدل جائے گا، میں نمازیں پڑھنے والی اور والدین کی اطاعت کرنے والی بن جاؤنگی، اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤنگی۔ مدَنی انقلاب کا نقطۂ آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ ایک روز مدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوگئی۔ اس سے قبل دنیا جہاں کے بے شمار لوگوں سے مل چکی تھی مگر آج ایک الگ ہی طبیعت رکھنے والی اسلامی بہن سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا، وہ مدَنی برقعے میں ملبوس رہنے والی خوش اخلاق اور ملنسار اسلامی بہن تھیں، جن کا اندازِ گفتگو بہت ہی میٹھا تھا اور ان کے چہرے پر سعادت مندی کا اثر نمایاں تھا۔ انہوں نے سلام کرتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا اور اپنے ملنے کے مقصد سے مجھے آگاہ کیا، انہوں نے بتایا کہ ایک سچے مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے، اسلام ہمیں کیا سکھاتا ہے، کن چیزوں سے بچنے اور کن کاموں کے کرنے کا حکم دیتا ہے، مجھ پر ان کی باتوں کا بڑا اثر ہوا اور ان کی اس اسلامی تربیت کے پیچھے کون سے عوامل کارفرما ہیں یہ جاننے کا شوق پیدا ہوا، انہوں نے مجھے مدَنی ماحول کا تعارف کرایا اور مجھے بھی انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کا ذہن دیا، ان کی اس نیکی کی دعوت پر میں نے رضا مندی کا اظہار کیا اور یوں

مجھے ان کا ساتھ نصیب ہوگیا۔ وہ مجھے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں لے جانے لگیں، وہاں ہونے والے پرسوز بیانات سن کر مجھے نمازوں کی اہمیت اور والدین کے مقام و مرتبے کی حقیقت کا پتہ چلا، ان اصلاحی بیانات نے میری آنکھیں کھول دیں، مجھے زمانۂ سابقہ کی غفلتوں اور بے باکیوں کا شدت سے احساس ہونے لگا اور اس سبب سے عذابِ نار میں جا پڑنے کا اندیشہ مجھے ستانے لگا، چنانچہ میں نے ایک نئی سنّتوں بھری زندگی گزارنے کا عزمِ صمیم کیا اور اس نیک مقصد کو پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا مدَنی ماحول اختیار کرلیا۔

مدَنی ماحول میں باپردہ اور سنّتوں کی عاشقہ اسلامی بہنوں کی صحبت کیا مُیَسّر آئی؟ میری زندگی سنورنے لگی، پنج وقتہ نمازوں کی توفیق ملنے لگی، گھر والوں خصوصاً والدین کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے لگی اور ان کی نافرمانی ترک کرکے ان کا ادب واحترام کرنے والی بن گئی۔ میرے اندر آنے والے اس مدَنی انقلاب کو دیکھ کر والدہ بے حد خوش ہوئیں اور مجھے دعاؤں سے نوازنے لگیں۔ مدنی ماحول اور والدہ کی دعاؤں کی یہ برکت ظاہر ہوئی کہ میرے دل میں علم دین حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوگئی، میں نے جلد ہی دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعۃُ المدینہ للبنات میں داخلہ لے لیا اور محنت ولگن کے ساتھ علمِ دین حاصل کرنا شروع کردیا، بعدازاں اپنی قبر و آخرت کی تیاری کرنے کے ساتھ ساتھ دوسری

اسلامی بہنوں کی اصلاح کرنے کا بھی آغاز کردیا۔ یہ تحریر لکھتے وقت آج ڈویژن مشاورت ذمہ دار کے منصب پر فائز ہوں اور مدنی کاموں میں ترقی وعروج کے لیےکوشاں ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مرتے دم تک مدنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) حیرت انگیز تبدیلی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیا آباد کی اسلامی بہن اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کا اَحوال کچھ یوں بیان کرتی ہیں کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول جب تک ملا نہ تھا میری زندگی کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا، حالت یہ تھی کہ نہ تو میں نماز پڑھتی اور نہ ہی قرانِ پاک کی تلاوت کر کے اپنے لیے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرتی، بس ہر وقت غفلت کا شکار رہتی۔ فیشن کر کے بے پردگی کرنا میرا مشغلہ تھا، بدزبان اتنی تھی کہ بڑوں کی بے ادبی کرنے سے بھی نہ کتراتی تھی۔ عصیاں سے معمور زندگی کے شب و روز بڑی تیزی سے اپنے اختتام کی جانب بڑھتے جارہے تھے کہ اس دوران میرے بھاگ جاگ اٹھے اور میری اصلاح کا سامان ہوگیا کہ میری ملاقات دعوتِ اسلامی سے تعلق رکھنے والی ایک

اسلامی بہن سے ہوگئی، ان کا مجھ سے ملنا محض نیکی کی دعوت کے لئے تھا لہٰذا انہوں نے دینِ اسلام کے حوالے سے گفتگو شروع کردی، دورانِ گفتگو وہ معاشرے میں پھیلنے والی بداعمالیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ ہمارے اسلاف نے اسلام کی خاطر کتنی قربانیاں دیں مگر افسوس! آج ہم ان کو نظر انداز کرتے ہوئے احکامِ اسلام کو پامال کر رہے ہیں، اگر ہم اسی طرح موت سے ہمکنار ہوگئے تو کل قیامت میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا جواب دیں گے اور کس منہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شفاعت طلب کریں گے، گفتگو کے اختتام پر انہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدَنی ماحول کے بارے میں بتایا اور کہا کہ اگر واقعی ہمیں نیک بننا ہے اور سنّتوں پر عمل کا جذبہ پانا ہے تو دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونا ہوگا اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں اپنی شرکت کو لازمی بنانا ہوگا۔ میں زندگی میں اصلاح سے معمور ایسی باتیں پہلی بار سن رہی تھی، ایک خیر خواہ کی باتوں کو ٹھکرا دینا کسی صورت انصاف نہ تھا چنانچہ میں نے اپنی اس مُحسِنہ اسلامی بہن کی نیکی کی دعوت کو تہہِ دِل سے قبول کیا اور ان سے رہنمائی لیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں جانا شروع کردیا۔ مدَنی ماحول میں سنّتوں پر عمل کرنے والی اور خوفِ خدا رکھنے والی اسلامی بہنوں کا ساتھ نصیب ہوا تو میرے زندگی کے معاملات

خود بخود تبدیل ہوتے چلے گئے، نمازیں پابندی سے پڑھنے لگی اور بحکمِ قرآنی پردہ بھی کرنے لگی، بڑوں کا ادب کرنا میری عادت بن گیا اور چھوٹوں پر شفقت کا مجھے سلیقہ آ گیا اور یوں میرے ظاہر و باطن میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا۔ جو لوگ میری سابقہ زندگی سے واقف تھے ان کے لیے میری یہ تبدیلی باعثِ حیرت بن گئی۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی مجھے خوب برکتیں ملی خصوصاً میرے نیکی کی دعوت کے جذبے کو چار چاند لگ گئے۔ میرے اسی جذبے کے دیکھتے ہوئے مدنی مرکز کی طرف سے مجھے حلقہ مشاورت میں مدنی انعامات کا ذمّہ دار مُقرر کر دیا گیا اور یوں مجھے خدمتِ دین کے لئے چن لیا گیا۔ بلاشبہ یہ دعوتِ اسلامی کا ہی فیضان ہے کہ دیے سے دیا جلتا جا رہا ہے اور عصیاں کے اندھیرے میں ڈوبے اس معاشرے میں اجالا ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ زیست امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی غلامی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول پر استقامت عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ گناہوں کے امراض کا علاج

بہاولنگر (صوبہ پنجاب) کی میڈیکل کالونی میں رہنے والی ایک اسلامی

بہن اپنی زندگی میں آنے والے نشیب وفراز کے احوال کچھ اس طرح لکھتی ہیں: سنّتوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے پہلے میں رب عَزَّوَجَلَّ کی بندگی سے کوسوں دور تھی۔ گھر میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے میں بے راہ روی کا شکار تھی اور سنّتوں پر عمل کرنے سے یکسر غافل تھی۔ نماز جیسی عظیم عبادت میں کوتاہی برتنا، فلمیں ڈرامے دیکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا اور گانے باجے سننے میں پیش پیش رہنا میری عادات میں شامل تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے تو عموماً کسی نیک بندے کو ہدایت کا ذریعہ بنا دیتا ہے، یہی کچھ میرے ساتھ بھی ہوا جس کی روئیداد کچھ اس طرح ہے کہ ایک روز میری ملاقات ایک مُبلِّغہ اسلامی بہن سے ہوئی، جن کا کردار اور طریقۂ گفتار بڑا شاندار تھا اور ان کی باتوں کے ہر لفظ سے خیر خواہی کے پاکیزہ جذبات کا اظہار ہو رہا تھا، تبلیغِ قرآن وسنّت کے جذبے سے سرشار ان اسلامی بہن کی تمام باتیں نیکی کی دعوت پر مبنی تھیں جو اصلاح کے حوالے سے بہت مفید تھیں۔ دورانِ گفتگو انہوں نے نیکیاں کمانے، اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کرنے اور سنّتیں اپنانے کا ذہن دیا اور اس مقصد کو پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو بہت مفید قرار دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو گیا کہ ان کی بات میرے دِل میں اتر گئی اور اس طرح میری

سنّتوں بھرے اجتماع تک رسائی ہوگئی۔ وہاں ہونے والا سنّتوں بھرے **بیان** ایک الگ ہی نوعیت کا تھا جس کا ہر لفظ، ہر جملہ گناہوں کے مریض کے لئے کسی کیمیا (فائدہ مند دوا) سے کم نہ تھا، پھر اس بیان کے بعد ہونے والا حلقۂ **ذکر** بھی ایک منفرد خصوصیت کا حامل تھا۔ اختتام سے قبل اجتماعی **دُعا** کرائی گئی جس میں تمام شرکائے اجتماع نے گڑگڑا کر بارگاہِ الٰہی میں دعائیں مانگیں، دُعا کرانے والے کا انداز اور ان کے منہ سے ادا ہونے والے دعائیہ کلمات دِل پر چوٹ کررہے تھےاور ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عجز وانکساری کا سلیقہ سکھارہے تھے، اجتماع میں شریک اسلامی بہنوں کی آمین کے ساتھ ساتھ میں بھی ہر دُعا پر آمین کہتی چلی گئی اور یوں اپنے تمام گزشتہ گناہوں سے سچی توبہ کرکے اجتماع سے واپس لوٹی۔ بعدازاں مدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بہنوں کی پاکیزہ صحبت کے سبب میرا کردار، اخلاق اور زندگی گزارنے کا انداز اسلامی طریقۂ کار پر اُستوار ہوتا گیا۔ فرائض وسُنن اور نوافل کی پابندی مجھے نصیب ہوگئی، شرعی پردہ کرنے کی عادت مجھ میں راسخ ہوگئی اور گناہوں بھری زندگی سے بھی مجھے نجات مل گئی۔

تادمِ تحریر ڈویژن مشاورت کی ذمہ دارہ کی حیثیت سے دینِ اسلام کا مُقدّس کام سرانجام دینے کی سعی کررہی ہوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اخلاص کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿8﴾ ہدایت کا پودا

تحصیل یزمان (بہاولپور، پنجاب، پاکستان) میں مقیم ایک اسلامی بہن کے تحریری مکتوب کا ما حاصل کچھ یوں ہے: دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول جب تک ملا نہ تھا، شیطان کی مکاریوں نے مجھے ہدایت سے بھٹکائے رکھا تھا اور دنیا کی فانی چیزوں کو میرے سامنے مُزین کر دیا تھا۔ معاشرے کی عام لڑکیوں کی مثل میں بھی بے پردگی اور بے راہ رَوِی کا شکار تھی۔ حقیقی معنوں میں کیا اچھا اور کیا بُرا ہے، قبرو آخرت کی بھلائی کن کاموں میں پوشیدہ ہے اس کا شعور مجھے ایک اسلامی بہن نے دلایا جو دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کی تربیت یافتہ تھیں۔ اسلام کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ جو اپنے لئے پسند کیا جائے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کیا جائے، لہٰذا اسلامی تعلیمات سے سرشاران اسلامی بہن نے مجھے بھی مدَنی ماحول میں آنے اور اپنی زندگی کو قرآن وسنّت کی راہ پر چلانے کا مدَنی ذہن دیا اور اس کام کا آغاز کرنے کے لئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا مدَنی مشورہ دیا۔ ان کی اس نیکی کی دعوت پر میرا دِل نیکی کی جانب مائل ہوگیا، میں نے ان کی اس رہنمائی کا خیر مَقدم کیا اور اس طرح میری ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا سامان ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں شریک ہوئی اور وہاں ہونے والے بیان وذکر ودعا کی برکتوں سے خوب خوب

مُستَفِیض ہوئی۔اس اجتماع کی برکت سے میرے دِل میں ہدایت کا پودا اُگ گیا، جو آہستہ آہستہ مدَنی ماحول کی پاکیزہ فضاؤں میں پروان چڑھتا گیا، ایک بار جب میں نے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ہولناک بیان بنام ''**گانے باجوں کی ہولناکیاں**'' سنا اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ناصحانہ الفاظ اور دِل بدلنے والے کلمات سننا مجھے نصیب ہوا تو میرا وہی پودا تن آور شجر بن گیا، جس کے ثمرات کا اثر پھر کچھ یوں ظاہر ہوا کہ مجھے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی توفیق مل گئی، باپردہ رہنے کی عادت مجھ میں راسخ ہوگئی اور سنّتِ رسول سے محبت میری نَس نَس میں بس گئی۔ پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھنے لگی اور توشۂ آخرت جمع کرنے لگی، ''اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف و نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر'' کا ایسا جذبہ موجزن ہوا کہ تنظیمی ترکیب کے مطابق تحصیل مشاورت کی ذمّہ دارہ کے منصب پر جا پہنچی اور اسلاف کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے خدمتِ دین کے لئے کوشاں ہوگئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ فیضانِ بسم اللہ

سکھر (باب الاسلام، سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا تحریری بیان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: بیماری اور جسمانی تکالیف سے خالی بدن کسی

نعمت سے کم نہیں، اسی کی بدولت دنیا کی ہر نعمت ہمارے لئے باعثِ فرحت ہے، جبکہ اس کے برعکس بیماری بے چینی اور کرب واضطراب کا ایک سبب ہے۔ میں ایک عرصے سے سر درد کی تکلیف میں مبتلا تھی اور کافی وقت سے اس پریشانی کو جھیل رہی تھی، اس درد نے ایسے پنجے گاڑ رکھے تھے کہ کوئی ٹوٹکہ مجھے کام آتا نہ کوئی دوائی اس سے خلاصی دِلا پاتی۔ دردِ سر کے اس تسلسل کے دوران ایک بار میری ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترکیب بن گئی، وہاں ایک مُبلِّغہ اسلامی بہن سے ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں بتایا کہ میں شدید سر درد کی بیماری میں مبتلا ہوں، علاج ومعالجہ کافی کروا چکی ہوں مگر اس سے نجات کی کوئی صورت بنتی نظر نہیں آرہی، میرے دن رات بڑی تکلیف میں بسر ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتادیں جس کے پڑھنے کی برکت سے مجھے اس درد سے چھٹکارا مل جائے۔

میری اس پریشانی کو سننے کے بعد انہوں نے مجھے دلاسا دیا اور مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی تصنیف ''فیضانِ بسم اللہ'' کے بارے میں بتایا اور اس کی خصوصیت سے آگاہ کیا کہ اس میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے دردِ سر کے مختلف علاج تحریر فرمائیں ہیں، آپ ان پر عمل کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفاء حاصل ہو گی، انہوں نے مجھے مذکورہ کتاب پڑھنے کے لیے دی، چنانچہ میں وہ کتاب گھر لے گئی اور اس میں اپنی

پریشانی کا حل تلاش کرنے لگی، دورانِ مطالعہ مجھے اس میں مطلوبہ وظیفہ مل گیا، میں نے طریقۂ کار کے مطابق اس کا وِرد شروع کردیا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وظیفہ پڑھنے کی برکتوں کا ہاتھوں ہاتھ کا ظہور ہوا اور مجھے اپنے سر کے درد میں افاقہ محسوس ہونے لگا، یہ دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اگلے روز ہمارے علاقہ میں اجتماعِ ذکرو نعت کا اہتمام تھا، میری اس میں شرکت کی ترکیب بنی، وہاں میری خیرخواہ اسلامی بہن بھی تشریف لائی ہوئی تھیں، جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان کا بے حد شکریہ ادا کیا اور اس کتاب کی برکت سے دردِ سر میں آنے والے افاقے کا بھی ذکر کیا، وہ اسلامی بہن یہ مدنی بہار سن کر بہت خوش ہوئیں اور مزید دین و دنیا کی بھلائیاں پانے کے لئے اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کرنے کی تاکید کرنے لگیں۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دردِ سر کی تکلیف چھٹکارا مل چکا ہے۔ مدَنی ماحول کی یہ برکت دیکھ کر میں نے اپنا نام سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں داخل ہونے کے لیے پیش کردیا اور یوں آخرت کی تکلیف سے نجات پانے کا بھی سامان کرلیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''فیضانِ بِسمِ اللّٰہ'' کتاب مُخَرَّجہ فیضانِ سنّت کا پہلا باب ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس میں نقل فرماتے ہیں: قیصرِ رُوم نے اَمِیرُالْمُومِنِین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا کہ مجھے دائمی (یعنی مستقل) دردِ سر کی شکایت ہے اگر آپ کے پاس اِس کی دوا ہو تو بھیج دیجئے! حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس کو ایک ٹوپی بھیج دی، قیصرِ رُوم اُس ٹوپی کو پہنتا تو اس کا دردِ سر کافُور ہو جاتا اور جب سر سے اُتارتا تو دردِ سر پھر لوٹ آتا۔ اسے بڑا تَعَجُّب ہوا۔ آخر کار اُس نے اس ٹوپی کو اُدھیڑا تو اس میں سے ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔ (اسرار الفاتحہ ص ۱۶۳، تفسیر کبیر، ۱/۱۵۵) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اس روایت کی روشنی میں دردِ سر کا طریقۂ علاج تحریر فرماتے ہیں: اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ جس کو دردِ سر ہو وہ ایک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ کر یا لکھوا کر اُس کا تعویذ سر پر باندھ لے۔ **لکھنے کا طریقہ** یہ ہے کہ اَنمٹ سیاہی مَثَلاً بال پوائنٹ سے لکھئے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ''ہ'' اور تینوں ''م'' کے دائرے کھلے رکھئے، تعویذ لکھنے کا اُصول یہ ہے کہ آیت یا عبارت لکھنے میں ہر دائرے والے حرف کا دائرہ کھلا ہو یعنی اِس طرح مَثَلاً ط، ظ، ہ، ھ، ص، ض، و، م، ف، ق وغیرہ۔ اِعراب لگانا ضروری نہیں، لکھ کر موم جامہ (یعنی موم میں تر کیے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لیں) یا پلاسٹک کوٹنگ کر لیں پھر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں تعویذ بنا لیں اور سر پر باندھ لیں جن کو عمامہ شریف کا تاج سجانے کی سعادت حاصل ہے وہ چاہیں تو عمامہ شریف کی ٹوپی میں

سی لیں۔اِسی طرح اسلامی بہنیں دوپٹّے یابُرقع کے اُس حصّے میں سی لیں جوسر پر رہتا ہے۔اگر اِعتقاد کامِل ہوگا تواِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درد ِسر جاتا رہے گا۔(فیضانِ سنّت، باب ''فیضانِ بسم اللّٰہ''،ص68)سر درداور آدھے سر کے درد کے مزید علاج کے حوالے سے فیضانِ سنّت جلداول کے صفحہ 68 تا 73 کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حسا ب مغفِرت ہو

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾ نسبت کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ نیا آباد کی اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ ہماری رقم پھنس گئی تھی جس کی وجہ سے ہم مالی طور پر زبوں حالی کا شکار ہوگئے تھے۔گھر کے اخراجات پورے کرنا انتہائی مشکل ہو چکا تھا اور پھر وہ دِن بھی آیا کہ ہمارے ہاتھ بالکل خالی ہوگئے اور کھانے کی بنیادی چیزیں خریدنے سے ہم عاجز آ چکے تھے، بھوک وافلاس کے یہ دن ہمیں دیکھنا پڑ رہے تھے۔ پھر جب مصائب حد سے بڑھ گئے اور بار بار کے فاقوں سے ہم نڈھال ہوگئے تو ہم نے ڈوبتے شخص کی طرح آخری سہارا لیا اور اپنا وہ گھر جو ہماری اُنسیت کا محور اور ہمارے سر چھپانے کا ٹھکانہ تھا اُسے بیچ ڈالا اور اس طرح آفتوں اور مصیبتوں نے ہمیں اپنے گھیرے میں لے لیا۔

انسان جب آزمائش میں آتا ہے تو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو پکارتا ہے اور اس سے فریادی ہوتا ہے، میں نے بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس آفت سے نجات کی دعائیں مانگیں، ان دعاؤں کی قبولیت کا اثر کچھ اس طرح ظاہر ہوا کہ مجھے وقت کے عظیم ولیِ کامل اور سنّتِ رسول کے زبردست عامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا دامن نصیب ہوگیا، یوں عطاری سلسلے کے ساتھ ساتھ قادری سلسلے کا فیضان بھی جاری ہوگیا۔ میں نے اس مبارک سلسلے کے شجرہ شریف (جو شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ کے نام سے موسوم ہے) میں موجود وظائف پڑھنا شروع کردیے، خصوصاً اپنی پریشانی سے متعلق اَوراد وِرْدِ زباں کرلئے۔ گزرتے دنوں کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان اَوراد اور سلسلۂ عالیہ کی برکات کا ظہور ہونے لگا، ایک ایک کرکے ہماری ساری پریشانیاں حل ہوتی گئیں اور رشتہ داروں کی جانب سے بھی امداد کا سلسلہ شروع ہوگیا اور کرم بالائے کرم ہماری ڈوبی ہوئی رقم بھی واپس مل گئی۔ اللّٰہ والوں سے نسبت اور شجرہ عطاریہ کی برکت نے دعوتِ اسلامی کی حقّانیت ہم پر آشکار کردی، یوں دعوتِ اسلامی کی محبت وعقیدت ہمارے دلوں میں راسخ ہوگئی۔ میں نے مدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بہنوں سے تعلق جوڑ لیا اور اِنہی کی انفرادی کوشش کی بدولت دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لے لیا، یوں قرآنِ مجید صحیح انداز سے

پڑھنے اور احکامِ اسلام سیکھنے کا مجھے موقع مل گیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾ گلٹیاں کہاں گئیں

بابُ الاسلام (سندھ) کے شہر حیدر آباد کے اسلامی بھائی کا تحریری بیان ہے کہ میری والدہ محترمہ کے دونوں پاؤں کے تلوؤں میں گِلٹیاں نکل آئی تھیں، جن میں شدید تکلیف رہنے لگی تھی، ڈاکٹر کے مشورے پر ایک بار آپریشن بھی کروا چکی تھیں مگر وہ گلٹیاں بڑھتی ہی چلی جارہی تھیں، دوائیں بھی بے اثر ہو رہی تھیں اور امی جان کا چلنا پھرنا بھی دشوار ہو چکا تھا۔ بالآخر میں نے والدہ کی خدمت میں عرض کی کہ امی جان آپ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ تعویذاتِ عطاریہ استعمال کریں۔ ممکن ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو جائے اور آپ کی یہ تکلیف دور ہو جائے، یہ سن کر امی جان نے میرے اس مدَنی مشورے کو قبول فرمایا اور مجھے ہی تعویذاتِ عطاریہ لانے کا کہا۔ چونکہ میں درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے لیے مدینۃُ المرشد باب المدینہ (کراچی)

جانے اور جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لینے کی مکمل تیاری کر چکا تھا لہٰذا میں نے بڑے بھائی سے تعویذاتِ عطاریہ لانے کا کہا اور میں حصولِ علم دین کے لیے گھر سے روانہ ہوگیا۔ بھائی جان لطیف آباد میں قائم فیضانِ سنت مسجد میں لگنے والے مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے بستے پر جا پہنچے اور وہاں سے امی جان کے لئے تعویذاتِ عطاریہ حاصل کیے، ساتھ ہی بستہ ذمہ دار نے کاٹ کا پانی بھی دیا۔ والدہ صاحبہ نے تعویزات اور کاٹ کے پانی کو ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چند ہی دنوں میں امی جان کے پاؤں کی گلٹیاں ختم ہوگئیں اور نہ صرف ختم ہوئیں بلکہ ان کے نشانات بھی غائب ہوگئے۔ پھر جب میں جامعۃُ المدینہ سے چھٹیوں پر گھر آیا تو یہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ امی جان کے پاؤں بالکل ٹھیک ہوچکے ہیں اور وہ آرام سے چل رہی ہیں۔ اس کے بعد امی جان عزیزوں اور رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں بھی تعویذاتِ عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دینے لگیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ ﴿دعوتِ اسلامی﴾ شعبہ امیرِ اہلسنّت

۲۲ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 16 نومبر 2014ء

آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

یہ حقیقت ہے کہ صحبت اثر رکھتی ہے،انسان اپنے دوست کی عادات و اخلاق اور عقائد سے ضرور متأثر ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں نیک آدمی کی مثال مشک والے کی طرح بیان کی گئی ہے کہ اگراس سے کچھ نہ بھی ملے تو اس کی ہم نشینی خوشبو میں مہکنے کا سبب بنتی ہے جبکہ بُرا آدمی بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر بھٹی کی سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اُس کا دھواں تو پہنچتا ہی ہے۔ گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس معاشرے میں سنّتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول میں تربیت پا کر سنّتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنّتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پھر زندگی کی میعاد پا کر اس شان وشوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں۔ آپ بھی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں **بھرے اِجتماع** میں شرکت، راہِ خدا کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہونگی۔

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَه کے دیگر **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت** ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بِشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات وبَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمایئے "**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت:____________________ عمر ____ کِن سے مرید یا طالب ہیں

____________ خط ملنے کا پتا ________________________________

فون نمبر (مع کوڈ):__________ ای میل ایڈریس ________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:____________ سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ

مہینہ/سال:____________ کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:____ موجودہ تنظیمی

ذمہ داری ________ مُنْدَرِجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَه کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات وکرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لیے ان سے **بَیعت** ہو جائیے۔ **اِن شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر "**مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)**" کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رضویہ عطّاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E-Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

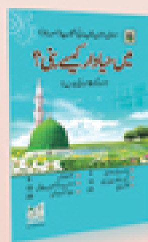
اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب

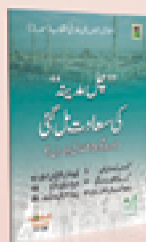
عالمی مجلس مشاورت کی اسلامی بہنوں کی مدنی بہاریں (حصہ 7)

فکرِ آخرت

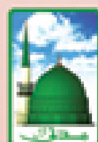
عنقریب پیش کیا جائے گا۔







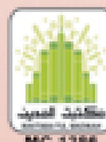






ISBN 978-969-631-477-6

0125191



MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net